دیوار پر قرآنی آیات، اسمائے الٰہی و اسمائے نبی آویزاں کرنا

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ المتوفی سن 1421ھ

(سابق سنئیر رکن کبار علماء کمیٹی، سعودی عرب)

ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: فتاوی نور علی الدرب آرٹیکل 653۔

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال: یہ خط موصول ہوئے ہیں۔ سب سے پہلا خط مخلصین جناب عبداللہ بن محمد احمد (الریاض)، منظور احمد قریشی اور احمد حسین کی طرف سے ہے، یہ بھائی کہتے ہیں کہ ایسے کارڈ ملتے ہیں کہ جن پر اللہ کا اسم جلالہ لکھا ہوتا ہے جیسا کہ اس خط کی ایک جانب لکھا ہوا ہے۔ اور اس خط میں غلاف کعبہ کی بھی ایک تصویر ہے کہ جس پر کتاب اللہ کی آیات لکھی ہوئی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایسے لوگ اسے زمین پر پھینک دیتے ہیں جو اسلام کو جانتے ہی نہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو بس اشارے کے لیے ہے آپ اس کی خرید و فروخت کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ یا یہ کس کی ذمہ داری ہے؟

جواب: الحمدللہ یہ مسئلہ مختلف طریقوں سے لوگوں میں بہت پھیل گیا ہے۔ جن میں سے کچھ ایسے کارڈز یا فریم ہوتے ہیں کہ جن میں اللہ تعالی کا اسم مبارک ہوتا ہے اور کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ جن میں اللہ کے نام کے ساتھ دوسری جانب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لکھا ہوتا ہے۔ پھر ان فریمز کو دیوار پر یا بورڈ وغیرہ پر بالکل متوازی طور پر ساتھ ساتھ آویزاں کر دیا جاتا ہے۔ ہم سب سے پہلے اس تصویر کے بارے میں بات کرتے ہیں:

اولاً: فقط اللہ تعالی کا نام یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لٹکانے کا آخر کیا فائدہ ہے؟ اگر انسان یہ گمان کرتا ہے کہ اس سے حصول برکت کا فائدہ ہوگا۔ تو جاننا چاہیے کہ برکت اس قسم کے عمل سے حاصل نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ تو کوئی مفید جملہ نہیں کہ جس سے ایسا معنی کشید کیا جاسکے جو حصول برکت کا سبب ہو[1]۔

دوسری بات یہ کہ اس طرح سے برکت حاصل کرنا صحیح نہیں۔ کیونکہ اسمائے الٰہی سے تبرک حاصل کرنا اسی طور پر ممکن ہے کہ

---

[1] یا جیسے لوگ دکان و مکان میں خیر و برکت کے لیے نقشہ لوح قرآنی آویزاں کرتے ہیں جس میں محض حروف مقطعات جیسے الم، حم، عسق وغیرہ لکھے ہوتے ہیں۔ (توحید خالص ڈاٹ کام)

جو قرآن وسنت میں وارد ہو۔ کیونکہ یہ ایک عبادت ہے اور عبادت کی بنیاد توقیف (یعنی کتاب وسنت کے دلائل) ہے۔

پھر جو صورت ہم نے ابھی بیان کی کہ ایک طرف اللہ تعالی کا اسم جلالہ ہوتا ہے تو دوسری طرف بلکل متوازی اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوتا ہے، اس میں اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین ایک قسم کی تشریک وموازنت پائی جاتی ہے۔ جبکہ یہ بات جائز نہیں کیونکہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ:

”مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ“

(جو اللہ تعالی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں)۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ٹوکا اور فرمایا:

”أَجَعَلْتَنِي لِلّٰهِ نِدًّا، بَلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ“[2]

(کیا تونے مجھے اللہ تعالی کا ساجھی بنالیا ہے، بلکہ کہہ جو اکیلا اللہ تعالی چاہے)۔

پھر یہ بات بھی ہے کہ برکت کے لیے محض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھ دینا جائز نہیں، بلکہ برکت تو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے التزام اور اس پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔

لہذا یہ تصویر جو لوگ کارڈز میں استعمال کرتے ہیں واضح ہوا کہ اس میں شرعی مخالفت پائی جاتی ہے۔

جبکہ جہاں تک معاملہ ہے دوسری تصویر کا جس کی جانب سائل بھائی نے اشارہ کیا تو اس کا جواز بھی محل نظر ہے کیونکہ قرآن کریم کو کاغذ یا بورڈ پر لکھنے کے بارے میں اصل یہی ہے کہ یہ جائز ہے۔ لیکن اسے گھروں کی دیواروں پر لٹکانے کے بارے میں سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم سے کوئی رہنمائی نہیں ملتی۔ نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اور نا ہی تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم سے۔ اور میں باقاعدہ تحدید کے ساتھ تو نہیں جانتا کہ یہ بدعت کب ایجاد ہوئی مگر درحقیقت یہ ایک بدعت ہی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید اس لیے نازل ہوا ہے کہ اس کی تلاوت کی جائے نہ کے اس کی دیوار وغیرہ پر تعلیق کی جائے یعنی لٹکایا جائے۔

پھر اس کا دیوار پر لٹکانا اس میں اس مفسدے کے ساتھ کے یہ سلف صالحین سے وارد نہیں ایک اور مفسدہ ہے کہ انسان اسے لٹکا

---

[2] مسند احمد 2557، السلسلۃ الصحیحۃ 1/ 266۔

کر اسی پر اعتماد کر کے بیٹھ جاتا ہے اور سمجھتا ہے یہ حفاظت کا سبب ہے۔ جس کی وجہ سے وہ حقیقی اور صحیح طور پر حفاظت کے لیے جو اذکار ہیں ان سے بے نیاز و بے پراوہ ہو جاتا ہے جو کہ زبان سے تلاوت کرنا ہے۔ کیونکہ یہی نافع حفاظت کا ذریعہ ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیۃ الکرسی کے بارے میں فرمایا:

”من قرأها في ليلة لم يزل عليه من الله حافظ ولا يقربه شيطان حتى يصبح“[3]

(جو اسے رات کو پڑھے گا تو اس کے لیے اللہ تعالی کی طرف سے ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور شیطان اس کے قریب نہیں آسکے گا یہاں تک کہ صبح ہو جائے)۔

اب اگر انسان کے اندر یہ شعور پیدا ہو جائے کہ ان آیات کو دیوار پر لٹکانے سے اس کی حفاظت ہو گی تو وہ محسوس کرے گا کہ اسے اب ان کی تلاوت کی ضرورت نہیں۔

پھر اس میں یہ عیب بھی ہے کہ اس میں ایک قسم کا اللہ تعالی کی آیتوں کا مذاق بنانا بھی ہے۔ کیونکہ ایسی مجالس غالباً حرام اقوال جیسے غیبت، گالم گلوچ یا حرام کاموں سے پاک نہیں ہوتیں بلکہ یہ تک ہوتا ہے کہ ایسی مجالس میں آلات موسیقی موجود ہوتے ہیں کہ جسے شریعت نے حرام قرار دیا ہے[4]۔ پس یہ سب باتیں موجود ہوتی ہیں اور لوگوں کے سروں پر قرآنی آیات معلق ہوتی ہیں تو گویا کہ یہ اس کا مذاق اڑانا ہوا، کیونکہ قرآن کریم نے تو ان اشیاء کو حرام قرار دیا ہے۔ خواہ جو آیت اوپر لٹکی ہے وہ اس

---

3 صحیح البخاری 5010 کے الفاظ ہیں کہ شیطان نے پکڑے جانے پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی تھی کہ:

”إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ“

(جب تم اپنے بستر پر آؤ تو آیۃ الکرسی کی تلاوت کرو، تمہارے لیے اللہ تعالی کی طرف سے ہمیشہ ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے قریب نہ آسکے گا یہاں تک کہ تم صبح کرو)۔

جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ“

(اس نے تجھ سے سچ کہا حالانکہ وہ بہت بڑا جھوٹا ہے، وہ شیطان تھا)۔ (توحید خالص ڈاٹ کام)

4 ہمارے یہاں تو فسق و فجور، برائی فحاشی و نشے کے اڈوں تک پر اوپر "ماشاء اللہ" اور مختلف آیات معلق ہوتی ہیں۔ اللہ تعالی ہدایت دے۔ (توحید خالص ڈاٹ کام)

ہونے والی برائی سے رکنے کے متعلق ہو یا کوئی بھی قرآنی آیت ہو۔ یہ بلاشبہ ایک طرح کا اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ تمسخر کرنا ہوا۔

اسی لیے میں اپنے مسلمان بھائیوں کو یہ نصیحت کروں گا کہ ایسی تعلیقات کے استعمال سے دور رہیں چاہے وہ اسمائے الٰہی ہوں، یا اسمائے رسول ﷺ ہوں یا پھر آیات قرآنی ہوں۔ بلکہ وہی چیز استعمال کریں جو ان کے سلف صالحین نے استعمال کی تھیں کہ اسی میں خیر و برکت ہے۔

اور وہ دوسری بات جس کی طرف بھائی نے اشارہ کیا کہ ان کارڈز کو جن پر قرآنی آیات لکھی ہوتی ہیں بازاروں میں، کوڑا دانوں میں اور جہاں آنے جانے والے لوگوں کے قدم پڑیں وہاں پھینک دیتے ہیں تو یہ بالکل ناجائز ہے۔ کیونکہ اس میں قرآن کریم کی اہانت آمیزی ہے۔ لیکن اس کے ذمہ دار وہ ہیں جنہوں نے اپنے ہاتھ سے اسے پھینکا ہے جبکہ اسے فروخت کرنے والے کو اگر یہ معلوم ہے کہ غالباً اس کے ساتھ یہی سلوک کیا جاتا ہے تو یہ اس کی خرید و فروخت اور تجارت کی حرمت کا سبب ہو گا۔ کیونکہ یہ ایک شرعی قاعدہ ہے کہ اگر کوئی عقد (کاروباری معاملہ) لازمی یا غالباً وسیلہ ہو کسی حرام چیز کا تو ایسا عقد بھی حرام ہو جاتا ہے کیونکہ یہ برائی اور گناہ کے کاموں میں تعاون کے باب میں سے ہے۔ میرا خیال ہے اس سوال کا جواب ختم ہوا۔

جہاں تک تعلق ہے مریض کے گلے میں شفاء کی غرض سے قرآنی آیات کی تعلیق (تعویذ) کا چاہے مرض جسمانی ہو یا نفسیاتی تو یہ مسئلہ سلف اور خلف میں مختلف فیہ رہا ہے۔ کچھ علماء اس کی اجازت دیتے ہیں کیونکہ اس سے مریض کو نفسیاتی طور پر راحت ملتی ہے کہ اس نے کلام اللہ کو پہنا ہوا ہے۔ اور کسی مریض کا ایسی چیز کا شعور کرنے یا اپنے پاس محسوس کرنے کی اپنی تاثیر ہوتی ہے مرض کو زیادہ یا کم یا بالکل ختم کرنے میں، جیسا کہ یہ بات معلوم ہے۔

اور علماء میں سے بعض نے اسے منع فرمایا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ سے شفاء کے لیے تعویذ لٹکانا ثابت نہیں بلکہ مریض کو شفاء جو قرأت کتاب و سنت میں وارد ہوئی ہے اسے تلاوت کرنے سے ہو گی۔ اور اگر شارع کی جانب سے کسی چیز کو سبب نہ بنایا گیا ہو تو اسے بلا دلیل سبب ثابت کرنا ایک قسم کا شرک ہے۔ کیونکہ ہمارے لیے یہ جائز نہیں کہ ہم کہیں کہ فلاں چیز سبب ہے الا یہ کہ اس بارے میں ہمارے پاس شریعت سے دلیل ہو۔ اب اگر ہم کسی چیز کا سبب ہونا ثابت کرتے ہیں تو اس کا معنی ہے کہ ہم نے ایک ایسا نیا کام ایجاد کیا جو کہ شریعت میں نہیں تھا اور یہ شرک کی ایک قسم ہے۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب و سنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن و سنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تا کہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔